ساغر اقبالی

آخری صفحہ

● جنگِ عظیم ۱۹۳۹ء میں مجلس احرار اسلام کی ''تحریک فوجی بھرتی بائیکاٹ'' چل رہی تھی۔ قاضی احسان احمد شجاع آبادی (رحمہ اللہ) مجلس احرار کے ڈکٹیٹر کی حیثیت سے گرفتار ہو کر ڈسٹرکٹ جیل راولپنڈی میں ایامِ اسیری گزار رہے تھے۔ قاضی صاحب کے ساتھ دیگر قومی رہنماؤں کے علاوہ اخبار ''پرتاب'' کے مالک ''مہاشہ کرشن'' کے بڑے بیٹے ''مہاشہ ویراندر'' بھی قید تھے۔ موصوف متعصب ہندو تھے اور مذہب و سیاست پر اکثر بحث و تکرار اور چھیڑ چھاڑ کرتے۔

قاضی صاحب کا بیان ہے کہ ایک دن میں اور چودھری افضل حق (رحمہ اللہ) کھانا کھا رہے تھے۔ میں نے یونہی ہڈی چبائی کہ اتنے میں ''مہاشہ ویراندر'' آ گئے اور اُن کی نظر پڑ گئی۔ وہ ہم سے الگ تھلگ کھانا کھاتے۔ مجھے ہڈی چباتے دیکھ کر کہنے لگے: قاضی! کتے کا کیا مذہب ہوتا ہے؟ مہاشہ نے سخت چوٹ کی۔

میں نے کہا: مہاشہ جی! روٹی ڈال کر دیکھ لو اگر تو کھائے مل کر تو ہم میں سے اور اگر کھائے الگ بیٹھ کر تو پھر لالہ جی مہاشہ ویراندر جواب سن کر سٹپٹایا اور سخت شرمندہ ہوا۔ اس دن کے بعد مہاشہ مجھے دیکھ کر کنی کتراتے اور بحث و تکرار سے بھی گریز کرتے۔ (''زندگی کے لطیف حادثے'' مؤلف: جانباز مرزاؒ۔ نومبر ۱۹۵۰ء)

☆☆☆

● مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ مجلس احرار اسلام کے بانی رہنماؤں میں سے تھے۔ کانگریس کے اسٹیج پر سیاسی زندگی کا آغاز کیا۔ تحریک خلافت اور مجلس احرار کے اسٹیج پر جگمگائے، عروج حاصل کیا اور آخری دنوں میں مسلم لیگ کے ہم نوا ہو گئے۔ کانگریس کے چند کارکن امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کے پاس دفتر احرار لاہور میں آئے اور کہنے لگے:

''شاہ جی! مولانا داؤد غزنوی سے کہیں کہ کانگریس تو انہوں نے چھوڑ دی مگر حساب تو دے دیں!''

شاہ جی نے برجستہ کہا:

''محمود غزنوی نے حساب دیا تھا جو داؤد غزنوی حساب دیں۔''

مولانا محمد علی جوہرؒ سے بھی کانگریس نے حساب مانگا تھا۔ مولانا نے فرمایا:

میاں! چلتے بنو حساب قیامت کو ہوگا۔

(روایت: شورش کاشمیریؒ)